بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ		نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ		وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

نبی اور اجتہادی غلطی

سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ فِىۡۤ اُمۡنِيَّتِهٖ‌ فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ‌ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۙ○ لِّيَجۡعَلَ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّالۡقَاسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ‌ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَفِىۡ شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍ ○۔"(سورۃ الحج۔۵۳،۵۴) ترجمہ۔اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی،شیطان نے اُسکی خواہش کے رستہ میں مشکلات ڈال دیں۔پھر اللہ اُس کو جو شیطان ڈالتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو اُس کے اپنے نشان ہوتے ہیں ان کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ بہت جاننے والا،حکمت والا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شیطان ڈالتا ہے وہ ان لوگوں کیلئے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں جنکے دلوں میں بیماری ہوتی ہے اور جن کے دل سخت ہوتے ہیں اور ظالم لوگ شدید مخالفت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔

ان آیات کے معانی اور مفہوم سے کسی بھی زمانے کا نبی یا رسول اور اُسکی امت بالا نہیں ہے۔جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔وضاحت کیلئے امت محمدیہ سے ایک مثال لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں فرماتا ہے۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰـكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ‌ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ○(سورۃ احزاب۔۴۱) ترجمہ۔نہ محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

اب اس آیت میں خاتم النبیین یا نبیوں کا خاتم سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد تھی اس کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے؟ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَلَا نَبِيَّ بَعۡدِیۡ ۔(حدیقۃ الصالحین صفحہ ۹۲۴ بحوالہ ابوداؤد کتاب الفتن) ترجمہ۔۔۔۔۔اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔اب بظاہر اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے خاتم النبیین کے یہی معنی کیے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اسی وجہ سے امت محمدیہ میں بعض لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد انقطاع نبوت کا عقیدہ اپنا لیا ہے۔اب اگر آنحضرت ﷺ کی اس حدیث سے یہ مراد لیا جائے کہ آپ ﷺ زمانے کے لحاظ سے آخری نبی تھے اور آپکے بعد اب اللہ تعالیٰ کسی کو بطور نبی مبعوث نہیں فرمائے گا تو ایسے معانی اس کلام اللہ کے خلاف ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوا تھا۔مثلاً سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دعا سکھلاتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلا یعنی ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر آپ نے انعامات کیے۔اور یہ انعامات کیا ہیں؟ایک دوسری آیت میں اِسکی تفصیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ○" (النساء۔۷۰) ترجمہ اور جو اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اسی طرح ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَـقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ‌ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۔"(اعراف:۳۶) ترجمہ۔اے آدم کے بیٹو!اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں اُن کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

حدیث دراصل وحی غیر متلو ہے اس ادنیٰ درجہ کی وحی میں جو حدیث کہلاتی ہے بعض صورتوں میں اجتہادی غلطی کا بھی دخل ہو جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ درمیان سے اُٹھا دیتا ہے۔اب اگر متذکرہ بالا حدیث کے یہ معانی لیے جائیں کہ آنحضرت ﷺ زمانے کے لحاظ سے آخری نبی تھے تو یہ معانی اس کلام اللہ کے خلاف ہو جاتے ہیں جو آپ پر نازل ہو اتھا۔اب کلام اللہ اور کلام رسول ﷺ میں تطبیق پیدا کرنے کیلئے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم متذکرہ بالا حدیث کے یہ معانی کریں کہ آنحضرت ﷺ کی مراد یہ تھی کہ میں شرعی نبی ہوں اور میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو قرآن مجید کو منسوخ کر دے ورنہ نبوت کا انعام تو جاری وساری ہے اور آپ ﷺ کی غلامی میں نبوت کا یہ انعام مل سکتا ہے۔ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس نے اپنا رسول یا نبی کب،کہاں اور کن لوگوں میں بھیجنا ہے؟حضرت مہدیؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

’’لیکن قرآن کی وحی دوسری وحی سے جو صرف معانی منجانب اللہ ہوتی ہیں تمیز کلی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اقوال وحی غیر متلو میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ روح القدس کی برکت اور چمک ہمیشہ نبی کے شامل حال رہتی ہے اور ہر یک بات اُسکی برکت سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ برکت روح القدس سے اس کلام میں رکھی جاتی ہے لہٰذا ہر یک بات نبی کی جو نبی کی توجہ تام سے اور اُسکے خیال کی پوری مصروفیت سے اُسکے منہ سے نکلتی ہے وہ بلاشبہ وحی ہوتی ہے۔تمام احادیث اِسی درجہ کی وحی میں داخل ہیں جنکو غیر متلو وحی کہتے ہیں۔اب اللہ جلشانہ، آیت موصوفہ ممدوحہ میں فرماتا ہے کہ اِس ادنیٰ درجہ کی وحی میں جو حدیث کہلاتی ہے بعض صورتوں میں شیطان کا دخل بھی ہوجاتا ہے اور وہ اس وقت کہ جب نبی کا نفس ایک بات کیلئے تمنا کرتا ہے تو اُسکا اجتہاد غلطی کر جاتا ہے اور نبی کی اِجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا وہ اپنے نفس سے کھویا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔پس چونکہ ہر یک بات جو اُسکے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے۔اس لیے جب اُسکے اِجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اِجتہاد کی غلطی۔اب خدائے تعالیٰ اسی کا جواب قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کبھی نبی کی اس قسم کی وحی جسکو دوسرے لفظوں میں اجتہاد بھی کہتے ہیں مس شیطان سے مخلوط ہوجاتی ہے۔اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب نبی کوئی تمنا کرتا ہے کہ یوں ہوجائے تب ایسا ہی خیال اُسکے دل میں گزرتا ہے جس پر نبی مستقل رائے قائم کرنے کیلئے اِرادہ کر لیتا ہے۔تب فی الفور وحی اکبر جو کلام اِلٰہی اور وحی متلو اور مہیمن ہے نبی کو اِس غلطی پر متنبہ کر دیتی ہے اور وحی متلو شیطان کے دخل سے بکلی منزہ ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک سخت ہیبت اور شوکت اور روشنی اپنے اندر رکھتی ہے اور قول ثقیل اور شدید النزول بھی ہے اور اِسکی تیز شعائیں شیطان کو جلاتی ہیں اسلئے شیطان اُسکے نام سے دور بھاگتا ہے اور نزدیک نہیں آ سکتا اور نیز ملائیک کی کامل محافظت اُسکے اردگرد ہوتی ہے لیکن وحی غیر متلو جس میں نبی کا اِجتہاد بھی داخل ہے یہ قوت نہیں رکھتی۔اِسلئے تمنا کے وقت جو کبھی شاذ و نادر اِجتہاد کے سلسلہ میں پیدا ہوجاتی ہے۔شیطان نبی یا رسول کے اِجتہاد میں دخل دیتا ہے پھر وحی متلو اِس دخل کو اٹھا دیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے بعض اِجتہادات میں غلطی بھی ہوگئی ہے جو بعد میں رفع کی گئی۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۵ صفحات ۳۵۲ تا ۳۵۳)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں بعض لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری تھی اور وہ جن کے دل سخت ہو چکے تھے انہوں نے آپ کی متذکرہ بالا حدیث پر سخت پنجہ مارا اور ختم نبوت کا معروف عقیدہ اپنا لیا۔حالانکہ کلام اللہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا، ختم نبوت کے اس معروف عقیدہ کو جھٹلاتا ہے۔لیکن وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری تھی اور جنکے دل سخت ہو چکے تھے انہوں نے کلام اللہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتہادی کلام کو ترجیح دی اور اس طرح فتنہ میں پڑ گئے۔نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کی روحانی نعماء میں سے ایک نعمت ہے اور وہ جس بندے کو چاہے اپنی یہ نعمت بخش سکتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ اپنے کروڑوں بندوں کو یہ انعام بخشنا چاہے تو وہ بخش سکتا ہے۔اس کیلئے کیا مشکل ہے؟ دلوں میں بیماری یا دل سخت ہونے سے یہی مراد ہے کہ ایسے لوگ اپنے نفس میں اپنے آپکو بڑا سمجھتے ہیں اور اُنکا نفس کسی دوسرے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ اپنا یہ انعام بخش دے، قبول کرنے کی راہ میں روکاوٹ بن جاتا ہے اور مذہب میں ہمیشہ ایسے ہی لوگ اِبتلاء میں پڑتے ہیں۔

آئیں اب سورۃ الحج کی متذکرہ بالا آیات کی ایک مثال سلسلہ احمدیہ سے لیتے ہیں۔۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ایک پیشگوئی بخشی۔اس اِلہامی پیشگوئی میں آپؑ کو ایک لڑکے اور ایک زکی غلام کی بشارات دی گئیں تھیں۔اب ’’غلام‘‘ کا لفظ تو ذو معنی ہے اور اس سے مراد جسمانی بیٹا بھی ہوسکتا ہے اور کوئی روحانی بیٹا یعنی کوئی خادم یا پیروکار بھی۔حضرت مہدیؑ نے الہامی الفاظ ’’زکی غلام‘‘ کیساتھ بریکٹ میں لفظ لڑکا لکھ دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ آپؑ کے دل میں یہ تمنا یا خواہش پیدا ہوئی یا تھی کہ یہ ’’زکی غلام‘‘ میرا کوئی بیٹا ہی ہے۔الہامی لفظ غلام کیساتھ بریکٹ میں لڑکا لکھنے کے علاوہ بھی آپ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس زکی غلام کو اپنی جسمانی اولاد میں ڈھونڈتے رہے۔الہامی پیشگوئی میں جو غلام کی صفات بیان کی گئیں تھیں آپؑ اِنکے مطابق بطور تفاؤل اپنے بچوں کے نام بھی رکھتے رہے۔آپؑ نے اپنے بچوں میں سے موعود زکی غلام کی پیشگوئی کے مصداق ہونے کا زیادہ یقین بشیر احمد اوّل اور مبارک احمد پر کیا۔لیکن یہ دونوں کم عمری میں فوت ہوگئے۔

دراصل الہامی لفظ غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ لڑکا لکھا جانا آپؑ کا اجتہاد تھا۔جس طرح سورۃ الحج کی متذکرہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’کہ نبی کی تمنا کے وقت شیطان ملاوٹ کر دیتا ہے اور بعد میں اللہ تعالیٰ اس ملاوٹ کو منسوخ کر کے اپنے نشانات کو مستحکم کر دیتا ہے‘‘۔یہاں پر بھی اسی طرح ہوا۔اللہ تعالیٰ آپؑ کی نرینہ اولاد کے اختتام کے بعد بھی آپکی وفات تک زکی غلام کی بشارت پر مشتمل الہامات متواتر نازل فرماتا رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی اجتہادی غلطی کو درمیان سے اُٹھا کر اپنے نشان کو مضبوط کر دیا۔زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی اس اجتہادی غلطی سے پیدا ہونے والی اِس غلط فہمی کو (متقی اور سمجھنے والے لوگوں کیلئے) دور کر دیا کہ موعود زکی غلام آپؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہے بلکہ یہ واضح کر دیا کہ موعود زکی غلام آپؑ کا کوئی روحانی بیٹا یعنی محض غلام ہوگا۔

اب حضرت مہدیؑ کے بعد آپکے پیروکاروں میں سے جنکے دلوں میں بیماری تھی یا جنکے دل سخت ہو چکے تھے اُن کیلئے اس الہامی پیشگوئی میں ایک اِبتلاء پیدا ہوگیا۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ موعود غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود آپکی جسمانی اولاد سے باہر ہو بلکہ ایک لڑکے کے متعلق اُنہوں نے دعویٰ کر دیا اور بعد میں اس جسمانی لڑکے نے بھی دعویٰ کر دیا کہ وہ

ہی مصلح موعود یعنی زکی غلام مسیح الزماں ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کیلئے ایک سخت ابتلاء پیدا ہوگیا۔ ماضی کی طرح آج بھی وہ جو متکبر اور نفس پرست ہیں اس ابتلاء میں فیل ہوجائیں گے اور جو خدا پرست، عاجز اور غریب ہیں اس ابتلاء میں ضرور کامیاب ہونگے۔ آمین۔ بالآخر میں علمائے جماعت کی خدمت میں معذرت کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ عام لوگوں کو سورۃ الجمعہ کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الجمعہ۔ ۴) اور سورۃ النور کی آیت وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور۔ ۵۶) تو بار بار یاد دلاتے ہو اور یاد دلانی بھی چاہیے لیکن آپ حضرت مہدیؑ پر آپکی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد، آپ کی وفات تک نازل ہونے والے زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کو کیوں بھول جاتے ہو جو کہ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کو حضورؑ کا محض روحانی بیٹا ثابت کرتے ہیں؟؟؟؟ تفکروا وتندموا واتقوا اللہ ولا تغلوا۔

عبدالغفار جنبہ

مورخہ ۱۵؍جنوری ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆